281

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل لا یبالی یوم یسمع فیہ شاء عن ان یعتقد لہ ما قاتلہ

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۰ | ۲۲ ماہ اخاء ھش ۱۳۲۶ | ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۶ھ | ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۲

اِدھر اور اُدھر

ادھر مغربی پنجاب میں راجہ غضنفر علی خان وزیر خوراک دن رات اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ غیر مسلموں کو یہاں بسنے کا انتظام کریں۔ اور بہت حد تک کامیابی بھی حاصل کر چکے ہیں۔ کئی مقامات پر غیر مسلموں نے دوکانیں کھول لی ہیں۔ اور بلا خوف و خطر کاروبار میں مصروف ہو گئے ہیں۔ راجہ صاحب نے ان سے کوئی خاص وفاداری کا عہدنامہ نہیں لکھوایا۔ صرف غیر مسلموں کے یقین دلانے پر اعتبار کر لیا گیا ہے۔ اور اپنی طرف سے بھی ان کا پورا پورا اطمینان کر دیا گیا ہے۔ آج ان علاقوں میں جہاں راجہ صاحب عملاً کامیاب ہو چکے ہیں کسی واردات کی خبر تا حال موصول نہیں ہوئی لیکن اس کے برعکس دوسری طرف مشرقی پنجاب اور ہندوستان میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ کوئی ٹھوس اقدام ابھی تک نہیں اٹھایا گیا۔ آج ہی کی خبر ہے۔ کہ گاندھی جی نے دہلی میں پرارتھنا میں ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ نے راجکماری امرت کور کے اطلاع دینے پر کہ ایک مسلمان سب انسپکٹر کو ڈیوٹی پر قتل کر دیا گیا ہے اظہار افسوس کیا ہے۔ اور مرحوم ڈاکٹر کی بیوہ اور بچوں کی کس پرسی پر نوحہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ دہلی میں گو بظاہر امن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس واقعہ کی موجودگی میں یہ خاموشی کوئی معنے نہیں رکھتی یہ خاموشی سکوت قبر کے مترادف ہے وغیرہ وغیرہ۔

پھر ہم دیکھ رہے ہیں کہ ماسٹر تارا سنگھ نے جو کہا تھا کہ مغربی پنجاب سے آنے والے غیر مسلموں کے لئے یوپی کے مسلمانوں کو بھی جگہ خالی کر دینی چاہیئے۔ اس پر بھی عمل شروع ہو گیا ہے۔ اور یوپی کے مغربی اضلاع سہارنپور میرٹھ وغیرہ کے مسلمان ٹرینوں میں لد لدا کر مغربی پنجاب میں آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم پناہ گزینوں کی ٹرینوں پر حملے بھی پھر اسی طرح جاری ہو گئے ہیں۔ اور کئی دیگر باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ تو مشرقی پنجاب اور نہ ہندوستانی حکومت چاہتی ہے۔ کہ مسلمان ہندوستان میں رہیں۔

گاندھی جی اور پنڈت نہرو بیان پر بیان دیئے جا رہے ہیں۔ اور اعلان پر اعلان کر رہے ہیں۔ مگر ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ پنڈت نہرو ہندوستان کا وزیر اعظم ہوتے ہوئے اور گاندھی جی ایک طرح سے حکمران پارٹی کے ڈکٹیٹر ہوتے ہوئے کیوں اس بدامنی اور قانون شکنی کے روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے۔ کہ یہ لوگ خاصکر گاندھی جی ہمیشہ کانگرس سے اپنی بات منوانے میں کامیاب رہے ہیں۔ اور کانگرس بھی کوئی معاملہ جو کچھ اہمیت رکھتا ہو گاندھی جی کے مشورہ کے بغیر نہیں کرتی۔ پنڈت نہرو کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ سردار پٹیل ان کے خلاف ہیں۔ اور ان کی نہیں چلنے دیتے۔ مگر گاندھی جی کی مخالفت تو کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی۔ کیونکہ کانگرس کی موجودہ کامیابی تمام تر گاندھی جی کی وجہ سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ پھر سردار پٹیل وغیرہ بھی ان کو ویسا ہی مہاتما سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پنڈت نہرو۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ باوجود گاندھی جی کی اس قدر چیخ پکار کے آپ کی کوئی بات موجودہ مسائل کے متعلق کیوں نہیں چلتی۔ اور ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے رفیق جو کہتے ہیں کر گزرتے ہیں۔ اور مشرقی پنجاب اور ہندوستان میں اسپر فوراً عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ ہمیں یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دراصل ہندوستانی حکومت کی درپردہ پالیسی ہی وہ ہے۔ جسکو ماسٹر تارا سنگھ وغیرہ کھلم کھلا کہہ دیتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے دوسرے سربرآوردہ لیڈر حکومت کو بری الذمہ ظاہر کرنے کے لئے محض ایسے دلآویز اعلانات کرتے رہتے ہیں۔ جن سے بیرونی دنیا کی نگاہ حقیقت سے ہٹائی جا سکے۔ اور اس انتہائی سفاکی اور ظلم و تشدد کی پردہ داری ہو سکے۔ جو دراصل سکھ لیڈروں کے علم سے مسلمانوں پر ہو رہا ہے۔ اگر یہ نتیجہ درست نہیں ہے۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ اتنے بڑے بڑے لیڈر تو اپنی چیخ پکار سے حکومت کو بالکل متاثر نہ کر سکیں۔ اور حکومت کوئی ایسا موثر قدم نہ اٹھائے۔ جس سے یہ تمام قانون شکنی رک جائے۔

سٹیٹس مین نے اپنے ایک لیڈر میں رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈر دراصل بیگانے ہیں۔ اور فسادات کے دوران میں صرف چند شاذ ایسی ہیں کہ فسادات کو منظم اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدابیر کا نتیجہ کہا جا سکے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ حکومت ہندوستان ابھی تک سکھ قانون شکنوں پر قابو نہیں پا سکی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ پولیس اور فوج بجائے مظلوموں کی مدد کرنے کے ان کے خلاف سکھ اور ہندو حملہ آوروں کی امداد کرتی ہے۔ خود پاکستان کے دروازہ کے فوجی افسر تک کیوں لوٹ مار میں حصہ لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے گھروں سے نہیں نکلنا چاہتے۔ ان کو کیوں زبردستی نکال کر ان کے مال و اسباب لوٹ لئے جاتے ہیں۔ اور بستے ہوئے لوگوں کو بھگا کر ان کی جگہ پناہ گزینوں کو آباد کیا جاتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ منظم طور پر اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدابیر کے ماتحت نہیں ہو رہا۔ تو پھر یہ کس طرح ہو رہا ہے۔ ہمیں تو اتنی علم ہے۔ کہ کس طرح پولیس اور فوج نے مشرقی پنجاب سے مسلمانوں سے گاؤں اور شہر خالی کرائے ہیں۔ اور پھر کس طرح پولیس اور فوج نے امداد دیکر پناہ گزینوں کے اموال سکھوں سے لٹوائے ہیں۔ اور جن مسلمانوں نے قانون شکنوں کا مقابلہ کیا۔ ان کو کس طرح ہراساں کیا گیا۔ اور کسطرح ان سے صاف کہہ دیا گیا۔ کہ اپنے مکان خالی کر دو۔ ورنہ گولیوں سے اڑا دیئے جاؤ گے۔ اور علاً ایسا کیا بھی گیا۔ کیا یہ سب کچھ حکومت کی لاعلمی میں ہو رہا ہے؟

جنہوں نے اپنی جان پر ان مصائب کو برداشت کیا ہے۔ وہ کس طرح مان سکتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ لیڈروں کی منشاء کے مطابق نہیں ہو رہا۔ بلکہ ریڈیو سے بعض ایسے اعلانات بھی نشر ہوئے ہیں۔ جو خود ہمارے علم میں سراسر غلط تھے۔ اور جن میں صریح واقعات کے انکار کیا گیا تھا۔ غیر جانبدار کو ایسے بڑے بڑے فوجی اور سول افسروں کے واقعات بھی معلوم ہیں کہ جنہوں نے دبے کو

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دارالاشاعت بنگلہ روڈ لاہور سے شائع کیا

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دارالاشاعت بنگلہ روڈ لاہور سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

موجودہ ابتلاء سلسلے کی صداقت کا نشان ہیں۔ اب غفلت اور کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا

مرتبہ: خورشید احمد

لاہور ۲۰ راخاء سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بقیہ نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہوئے اور حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا منٹگمری اور گنج کی جماعتوں کی طرف سے مجھے یہ خط آئے ہیں۔ کہ چونکہ وہ سلسلہ کے کاموں میں بہت حصہ لیتے رہے ہیں۔ اس لئے میں نے جماعت لاہور کے متعلق گذشتہ دنوں جو کچھ کہا تھا۔ اس میں انہیں شامل نہ سمجھا جائے۔ مجھے خود بھی خیال تھا۔ کہ جماعت کے بعض حصوں کی برأت کر دوں تاکہ جو لوگ کام کر رہے ہیں۔ وہ زیر الزام نہ آئیں۔ میرے علم کے مطابق منٹگمری اور گنج کی جماعتوں نے حفاظت مرکز کے سلسلے میں آدمی بھی بھجوائے ہیں۔ اور دیگر کاموں میں بھی حصہ لیا ہے۔ اس لئے انہیں اس شکایت میں شامل نہ سمجھا جائے۔ جو میں نے لاہور کی جماعت کے متعلق کی تھی۔ لاہور کی جماعت کے بعض افراد بھی تنہا ہی سے سلسلے کے کام کرتے رہے ہیں مثلاً ملک فدا حسین صاحب کے لڑکے ملک عطاء اللہ صاحب ہیں۔ اسی طرح حسن احمد صاحب چوہدری اسد اللہ خانصاحب اور اختر صاحب ہیں۔ خواجہ جماعت بھی کاموں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور دوست بھی ہیں۔ جن کے نام اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ کئی میرے علم میں بھی نہ ہوں۔ ایسے تمام دوستوں کو زیر الزام نہیں سمجھا جا سکتا۔ میں نے لاہور کی جماعت کے متعلق جو کچھ کہا تھا۔ وہ زیادہ تر اس بات کو مدنظر رکھ کر کہا تھا کہ نئے حالات کی وجہ سے قربانی کی جو نئی صورت پیدا ہوئی ہے۔ یعنی اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا۔ اس میں جماعت نے کسی حد تک حصہ لیا ہے جہاں تک چندوں کا سوال ہے۔ یہ ایک ایسی قربانی ہے۔ جس کی جماعت بڑی حد تک عادی ہو چکی ہے۔ گو میرے علم کے مطابق لاہور کی جماعت اس میں بھی سست ہے۔ لیکن اگر وہ سست نہ بھی ہو تو پھر بھی اس وقت تو جان کی قربانی کا سوال ہے جسے میں نے مدنظر رکھا ہے اور اس میں لاہور کی جماعت نے یقیناً بہت کمزوری دکھائی ہے۔ بار بار توجہ دلانے کے بعد بھی قریباً ایک شخص اوحاضر ہوا ہے۔ جب ایسی صورت تھی تو جماعت کے عہدہ داران کا فرض تھا کہ دوبارہ قرعہ نکالتے۔ یہ ایک صاف اور سیدھی سی بات ہے کہ قرعہ کے ذریعہ جن لوگوں کے نام نکلے تھے۔ اگر انہوں نے کمزوری دکھائی تھی۔ تو دوبارہ قرعہ ڈال کر نئے آدمی پیش کر دیئے جاتے۔ لیکن یہ بھی نہیں کیا گیا۔ اس کا تو مطلب یہ ہے۔ کہ منافقت کا الزام ساری جماعت پر عائد ہوتا ہے

اسی سلسلے میں حضور نے فرمایا یاد رکھو اب ایسی باتوں کو ٹالتے چلے جانے کا وقت نہیں رہا۔ اب تو جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانا ہوگا ایسی قربانیوں سے گریز کرنے والے حصے کو لازماً ایک مقام پر پہنچ کر جماعت سے علیحدہ ہونا پڑے گا۔ یا تو اسے اپنے لئے ایمان کو منتخب کرنا پڑے گا۔ اور یا پھر اسے ہم سے کٹ جانا پڑے گا۔ اب فاموشی سے ایسی باتوں کو برداشت کرنے کا وقت نہیں رہا۔ اگر ساری جماعت بھی علیحدہ ہو جائے۔ تو خدا کے سلسلے کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اگر دنیا کی اربوں ارب آبادی سلسلے کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تو چند لاکھ آدمی آگ اور علیحدہ ہو جائیں گے۔ تو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا ہم نے متواتر پچاس سال تک اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھے ہیں۔ ان ابتلاؤں کو دیکھ کر ہمارے دلوں میں تو یہ وہم بھی پیدا نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ اور یہ ابتلاء تو خود سلسلے کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ احادیث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں خود میرے کشوف اور الہامات میں بار بار ان واقعات کی خبر دی گئی تھی۔ میرے خطبات نکال کر دیکھ لو۔ کیا میں بار بار یہ نہیں کہتا رہا تھا۔ کہ نبیوں کی جماعتوں پر جس قسم کے شدید ابتلا آیا کرتے ہیں۔ اور جن میں عام لوگوں کے لئے ایمان کو قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ ابتلا ہم سے سلسلے پر بھی آئیں۔ جب یہ ضروری تھا کہ کسی امام کے قتل کے متعلق یا لڑکوں کی پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پوری ہوں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ وہ پیشگوئیاں پوری نہ ہوں۔ جن میں ابتلاؤں کے آنے ہجرت کرنے اور گھر بار چھوڑنے کی خبریں دی گئی تھیں۔ ابھی کل ہی مجھ سے شیخ نے ذکر کیا کہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم بار بار کہا کرتے تھے۔ کہ دیکھنا ہمیں ضرور قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ پس جن کی آنکھیں کھلی تھیں۔ وہ تو سالہا سال سے آنے والے واقعات کو دیکھ رہے تھے۔ میرے گذشتہ سالوں کے خطبات نکال کر دیکھ لو۔ کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ ہمیں اپنے لئے آخر ایک مدینہ کی تلاش کرنی پڑے گی۔

پس جو سچے مومن ہوتے ہیں انہیں یقین ہوتا ہے۔ کہ جب خدا کی بشارتیں پوری ہوئی ہیں۔ تو ضرور ابتلاؤں کے متعلق بھی اس کی دی ہوئی خبریں پوری ہونگی۔ یہی وجہ ہوتی ہے کہ ایسے ابتلاؤں کے وقت ان کے ایمان اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ غم تو انہیں ضرور ہوتا ہے لیکن خوشی بھی ہوتی ہے۔ کہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوئی ہے۔ ولا خوف علیہم ولا ھم یحزنون کے ایک یہ معنے بھی ہیں۔ کہ مومن پر جب بھی کوئی خوف یا غم کا موقعہ آتا ہے۔ اس کے ساتھ امید اور خوشی کا پہلو بھی ضرور ہوتا ہے۔

ہمارے لئے اصل چیز اپنے خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ یا قادیان کے ساتھ بھی اگر ہمیں تعلق ہے تو وہ بھی صرف اپنے خدا کی خاطر ہے۔ پس جب اصل چیز خدا کا تعلق ہے۔ تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے اس کے حکم سے ہم قادیان سے محبت کرتے تھے۔ گو اسے چھوڑنے کا خیال واقعی ہمارے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دل بیٹھا جا رہا ہے۔ اور جان نکلی جا رہی ہے لیکن جب ہم نے خدا کی خاطر ہی اس سے تعلق قائم کیا تھا۔ تو اب اگر اس کی مشیت کچھ عرصہ کے لئے ہمیں اس سے علیحدہ کرنا چاہتی ہے۔ تو ہمیں اس پر بھی راضی رہنا چاہیئے افسردگی اور غم بے شک ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ جذبہ بھی پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ یہی وقت ہے خدا کی خاطر قربانی کرنے کا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری خواہشوں کو ہی پورا کرتا رہے۔ تو پھر تو نعوذ باللہ ہم آقا ہوئے اور وہ غلام لیکن جب ہم اس کے غلام ہیں۔ اور وہ آقا ہے تو بہر حال اس کی مرضی اور اس کی منشاء کو قبول کرنا پڑے گا۔ جب اس کے ہاتھوں سے ہزاروں خیریں لینے کے عادی ہیں۔ تو اگر آج اس کی مصلحت ہمیں ایسا لقمہ دیتی ہے۔ تو ہمیں اسے کھانے میں بھی تامل نہیں کرنا چاہیئے

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ آپ نے مکے کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ اے مکہ تو مجھے بڑا ہی پیارا ہے۔ میں تجھے چھوڑنا نہیں چاہتا لیکن تیرے رہنے والوں نے مجھے نکال دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فقرے بتاتے ہیں۔ کہ آپ کو مکہ کو چھوڑنے کا کتنا غم تھا۔ لیکن ساتھ ہی آپ کو اس خیال کی وجہ سے خوشی بھی تھی۔ کہ میں اپنے خدا کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے مکہ چھوڑ رہا ہوں۔ اس طرح میرے رب کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اس طرح ہمیں بھی قادیان کو چھوڑنے کا غم اور افسوس ہے۔ لیکن ساتھ ہی خوشی بھی ہے۔ کیونکہ خدا کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ حدیثوں میں ذکر ہے کہ مسیح ہجرت کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات "واغ ہجرت" اور اس طرح میری خوابیں اور الہام صاف بتا رہی تھیں۔ کہ ہمیں ہجرت کرنی پڑے گی۔ پس ہمیں صدمہ ضرور ہے۔ مگر ساتھ ہی خوشی بھی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اور اس طرح سلسلے کی صداقت کا ایک اور نشان پورا ہو رہا ہے۔

پس ایسے ابتلاؤں کے وقت مومنوں کو غم کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوتی ہے۔ اور وہ قربانیوں میں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ جماعت لاہور کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ موجودہ حالات سے فائدہ اٹھاتی۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتی اور قربانیوں میں تیز ہوتی۔ انہوں نے غفلت کا جو نمونہ دکھایا ہے۔ چاہے وہ افسروں کی غلطی کی وجہ سے ہو یا اپنی سستی سے بہر حال انہیں اس کی تلافی کرنی چاہیئے۔ یہ زمانہ ایسا نہیں کہ غفلت اور سستی کو خاموشی سے برداشت کیا جا سکے۔ اب لازماً یا ادھر ہونا پڑے گا یا ادھر۔ آخر میں نے بھی خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ وہ میرا آقا ہے میں اس کا غلام ہوں۔ اگر میں جماعت کو چھوڑتا ہوں۔ اسے بار بار توجہ دلاتا ہوں۔ تو میں اپنا فرض پورا کرتا ہوں۔ اگر تم میری بات پر کان دھرو گے۔ تو خود اس کا اجر پاؤ گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضور کم از کم میری برأت ہو جائے گی۔ کہ میں نے اپنی طرف سے جماعت کو ہوشیار کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خونِ شہداء کا قیمتی متاع ہی تعمیرِ ملت کی اصل بنیاد ہے

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

آں منزلِ خوں بار کہ شد مقتلِ عشاق
ہر جا کہ بہ عزیمے کفن بستہ بروشیم

تازہ کنیم از سرِ نو دار و رسن را
خوش مسلکِ خونیں ستپے عاشقِ شیدا

قادیان میں خونریز جنگ کے عنوان سے ایک مضمون سیدنا امیر المومنین حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کا الفضل میں شائع ہوا ہے جسے پڑھ کر عید الاضحیٰ جو عید روز تک قربانیوں کے ذریعے فرمانی کے ساتھ جانوروں کے خون بہانے کا منظر پیش کرنے والی ہے اس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور غور کرنے سے ہر بہائم کی قربانی کے ہر قطرۂ خون کے اندر قربانی کرنے والے مسلم کی ذبح کرنے والی کارد کی حقیقت ہاں ایثار نما حقیقت اشکارا ہو کر قربانی کے سرِ مرموز کے ساتھ دل کی گہرائی میں اتر گئی۔ نفوس غافل از حقائق شاہدِ مجاہدانہ حالت کے ساتھ اس لطیف نکتہ معرفت کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ ملت اسلام کے مذہبی سال عید الاضحیٰ کے موقع پر ہزاروں جانوروں کی قربانیوں ذبح کئے جاتے ہیں۔ لیکن جن کی نظر لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم کی حقیقت و حکمت پر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ قربانی کی عید پر جانور اور پھر ایسے جانور جو الٰہی ہدایت کے ماتحت لسی الشائلۃ ان کے علاوہ ۷ شیۃ فیہا کی شرط سے بے داغ اور بے عیب بھی ہوں۔ ذبیحہ ہونے کے لئے کیوں چنے گئے جاتے ہیں۔ ان قیمتی جانوروں کو اگر کوئی چرا لے جائے یا ہلاک ہو جائیں۔ یا مر جائیں تو مالک صدمہ محسوس کرتا ہے۔ بلکہ مالک کے سب کے سب گھر والے بھی مغموم اور محزون خاطر ہو جاتے ہیں۔ لیکن قربانی کی عید پر خواہ ذبح ہونے والا جانور اونٹ ہو یا گائے یا دنبہ یا بکرا اور مینڈھا ذبح ہونے پر کیا مالک ہو رکیا گھر والے مغموم اور محزون نہیں ہوتے۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی اس رقمہ قربانی کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کے اظہار کے ساتھ جانور ذبح کرتے ہیں۔ اور اسکی رضا کے حصول کیلئے پیارے ذبح ہمیں بھی نصیب ہوا پس عید الاضحیٰ کی قربانی اپنے اندر کئی طرح کی حکمتیں رکھتی ہے۔

(۱) کہ سب جانوروں سے قربانی کا جانور جو عید قربان پر ذبح کیا جاتا ہے۔ بلحاظ اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسکی رضا کے لئے قربان کیا گیا۔ ایک خصوصیت رکھتا ہے۔

(۲) دوسرے مسلمانوں کو اس سے سبق دیا گیا ہے۔ کہ ہر قربانی قبض خاطر سے نہ ہونی چاہیئے بلکہ بانشراح صدر اور باحساس مسرت ہونی چاہیئے۔

(۳) قربانی کا جانور ذبح ہونے سے کارد کے ذریعے اللہ اکبر کی تکبیر کے تحت میں حلالی قربانی کی صورت میں بہیمیت سے علیحدہ ہو کر انسانی وجود میں ہونے کے ساتھ مدارج ترقی حاصل کرتا ہے۔ یعنی وہی وجود جو پہلے بہائم سے تھا اب انسانوں کی غذا بن کر انسانی وجود کا جزو بدن بن جانے سے انسان بن کر ترقی کر جاتا ہے۔

(۴) عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے لئے ذبح ہونے والے جانوروں سے جس حقیقت کو مسلم انسان کے لئے بطور درس عبرت و ایثار پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے فرمایا ہے۔ ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فالھکم الہ واحد فلہ اسلموا وبشر المخبتین ۵ (سورۃ حج) یعنی جانوروں کی قربانی کو لمبی عبادت کے مقرر کرنا ہماری طرف سے ہر ایک امت کے لئے قرار یافتہ راستہ و حکمت ہے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ اللہ کے نام پر ان جانے والے جانوروں کو جن کا گوشت کھانا بطور رزق کے حلال کیا گیا ہے۔ ذبح کیا کرو۔ پس یہ کہ تمہارا حقیقی معبود ایک ہی معبود ہے ۵ اور حقیقی معبود کا حق ہے۔ کہ اس کی رضا کے لئے اور اس کے نام پر یعنی اس کے حکم کے ماتحت سب کچھ قربان کر دیا جائے۔ جس کی مثال مجازی صورت میں انسانوں کا بحیثیت مجازی مالک ہونے کے اپنے جانور کا ذبح کرنا اور جانور کا اپنے مالک کے آگے ذبح ہونے کے لئے سر تسلیم خم کرنا اسی حقیقت کو انسانوں اور خصوصاً مسلمانوں کے اندر پیدا کرنے کے لئے کیے۔ اور فلہ اسلموا کا حکم بھی اسی لئے پیش کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح انسانوں کا قرب جانور ذبح ہونے اور بہیمیت سے الگ ہو جانے سے حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی مسلم بن کر حقیقت اسلام کے دستور پر حکمت کے مطابق دلی مسرت کے ساتھ قربانی کے جانوروں کی طرح خدا تعالیٰ کے قرب و وصال کے حصول کے لئے اپنی بہیمیت کو ذبح کر دیں۔ جس کے امتحان اور تجربہ کے لئے جہاد کی دعوت پر لبیک کہہ کر جان بکف میدان کارزار میں نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے جوش عشق کے ساتھ منہ سے تلخ قربانی سے جنت الفردوس کی لذات کو محسوس کرتے ہوئے لگاتے ہیں۔

(۵) سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ وود کا اسی "قادیان میں خونریز جنگ" کے عنوان والے مضمون میں عزیز مکرم غلام محمد سیالکوٹی رضی اللہ عنہ و عبد الحق صاحب رضی اللہ عنہ کی جانبازانہ اور بہادرانہ جوشش ایثار کے ساتھ شہید ہو جانے کا ذکر فرمانا کہ یہ شہداء اپنے قابل رشک نمونہ سے ہزاروں لاکھوں قوم کے قلوب کو زندہ کرتے اور کرتے رہیں گے۔ اور یہ کہ قرون اولےٰ کے شہداء کا نمونہ انہوں نے دکھایا ہے۔ واقعی ان کا یہ نمونہ مخلص احمدیوں کے اندر ایک روح پھونک دینے والا اور انہیں مرمٹنا نہ بنا دیگا کا ایک پرجوش جذبہ حیات بخشنے والا ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ جن عزیزوں نے قادیان کے خونریز جنگ میں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے خون بہانے سے جہاد اسلام کو تازہ کرنے کی خوش کو پورا کیا ہے۔ اس مخلصانہ قربانی کے نمونہ کے بعد اب بھی کوئی سچا احمدی مسلمان اس قابل رشک نمونہ کے لئے دل میں جوش تمنا محسوس کرتا ہو۔

(۶) ایسے اس وقت تین نوجوان بچے قادیان کے مقدس مرکز میں حفاظت مرکز کی فرض سے سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ صغیرہ العزیز کے منشاء کے ماتحت ڈیوٹی پر ہیں۔ اور قربان ہونے کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی راہ میں قربان ہوتے ہوئے ان کا خاتمہ ہو۔

میں نے مولوی برکات احمد و عزیزہ محمدہ و مولوی مصلح الدین احمد کو دو خط بھی لکھے تھے۔ کہ یہ موقع بار بار نہیں ملا کرتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو قربانی کے لئے بہت اچھا موقع دیا ہے۔ جوش و اخلاص کے ساتھ قربانی پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے مولےٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے خونین کفنوں اور خون آلود بدنوں کے ساتھ بھی حاضر ہونا پڑے۔ تو اسلام کی صداقت پر خون سے مہر ثبت کرتے ہوئے اور شہیدوں کی طرح خونین غسل کا نمونہ دکھاتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔ شاید مولیٰ کریم اس حقیر سی قربانی سے آپ کو ابدی حیات کا متاع عزیز عطا فرما دے۔ میں تو خود باوجود پیرانہ سالی کے اس طرح کی مبارک اور مخلصانہ قربانی کے لئے جس کے کوچہ میں خونین کفن والوں اور خونین غسل عاشقان خدا کا گذر ہوتا ہے۔ گذر لے کے لئے بے تاب ہوں۔ اور گو وقت شباب گذر چکا ہے۔ لیکن قربانی کے لئے جوشش تمنا شباب ہوتوں سے کم محسوس نہیں کرتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے ۱۶ اکتوبر برنالہ دفتر رضاکار پڑھانے کے بعد احباب جماعت کو مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے فوراً گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ موسم سرما شروع ہو رہا ہے۔ لیکن مہاجرین (افراد) ایسے ہیں۔ جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی کپڑا موجود نہیں بعض کی تو یہ حالت ہے۔ کہ وہ زمین پر بچھانے کے لئے اور نہ اوڑھنے کے لئے ہی کپڑا ان کے پاس ہے۔

ہر گھر میں کچھ نہ کچھ فالتو کپڑے اور بستر موجود ہوتے ہیں۔ جو مہاجرین وغیرہ کے لئے دیئے جانے چاہئیں۔ ہر جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے تمام کپڑے اور بستر خصوصاً کمبل، لحاف اور توشک اپنے میعنیت زدہ بھائیوں کے لئے فوراً بھیجنے کا انتظام کریں۔ اس کام کے لئے گھر گھر میں جائیں۔ تو تھوڑے سے وقت میں کافی کپڑا جمع کر لیں گے۔

صحابہ کے نمونہ کو دیکھو جانے دیں تو الگ رہیں۔ انصار مہاجرین کے لئے اپنے گھر بار تک تقسیم کرنے اور اس غرض سے انہیں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ پس اپنے بھائیوں کے تو تھوڑے سے فالتو گرم کپڑے سے بستر جلدی جلدی ہو سکے یہاں پہنچا دو۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

سنا تھا اور اخبار میں پڑھا بھی تھا کہ دو صد کے قریب احمدی شہید ہوئے ہیں اور محلہ دارالرحمت پر بھی سینکڑہ ڈاکوؤں کی طرف سے بہت بڑا حملہ ہوا ہے۔ اور بہت سے احمدی شہید کر دئے گئے ہیں چونکہ نام کسی کا نہیں ظاہر کیا گیا۔ اور شہید ہونے والوں کو ملٹری اور پولیس کے پہرے کے اندر مختلف جگہوں میں گڑھے کھود کر دبا دیا گیا ہے تا احتجاج کی صورت میں اس مکارانہ اور فریب آلود تدبیر سے احمدی مقتولوں کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکے۔ اس وجہ سے میرے بچوں کے متعلق بھی مجھے علم نہیں ہو سکا کہ وہ شہید ہو چکے یا خدمت حفاظت مرکز والوں کی صف میں ڈیوٹی پر مصروف عمل ہیں یا خدائی راہ میں قربان ہونے کی انتظار میں ہیں فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر کے ارشاد کے مطابق شہید ہونے والے تو من قضى نحبه کے مصداق ہو چکے اور جو بقید حیات ہیں وہ منهم من ينتظر کے ارشاد کے مطابق قربان اور شہید ہونے کے لئے منتظر اور چشم براہ ہیں شہداء کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور رضاء کی گود میں اور قرب روحانی کی آغوش میں لئے اور پسماندگان کو بھی وہی جام شوق شہادت پلائے۔ جو ان کو پلایا گیا

اور اگر ظاہری درندہ صفت کافروں کے مقابلہ اور حملہ کے موقع کی شہادت کا جواز کسی حکمت اور مصلحت کے ماتحت ملتوی رہے تو شہادت کے لئے شوق اور ولولہ جوش کے ساتھ قائم اور تیار رہے۔ اور اور نہیں تو نفس امارہ کی بہیمت کے ذبح کرنے کی قربانی کا شغل عزیز ہی جاری رہے۔ آمت لن ينال الله لحومها ولا دماها ولكن يناله التقوى منكم کا کامل نمونہ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے دکھایا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی قربانی کا ذکر عام طور پر حج کے موقعہ پر اور دوسرے اوقات میں بھی سنایا جاتا ہے اور آمت فاذكروا الله كذكركم اباءكم او اشد ذكرا کو بھی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایک دفعہ عید الاضحیٰ کے خطبہ میں بیان فرمایا تھا کہ عید الاضحیٰ کی قربانی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی سنت میں قائم کی گئی ہے۔ اس کا اصل مقصد صرف اتنا ہی نہیں کہ جانوروں کو عید کے موقعہ پر ذبح کیا جائے بلکہ اس کے تحت میں جو حقیقت مرکوز ہے وہ یہ ہے کہ جتنے باپ ہیں وہ قربانی کے لئے ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ بن کر دکھانے والے ہوں اور جو بیٹے ہیں وہ اسمٰعیلؑ کا نمونہ اور جو مائیں اور بیویاں ہیں جیسے حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی تھیں اور حضرت اسمٰعیل کی ماں وہ سب کی سب حضرت ہاجرہ کا نمونہ دکھانے والی ہوں اور اگر خود کیا جائے۔ تو یہی بات آمت فاذكروا الله كذكركم اباءكم او اشد ذكرا میں بھی پیش کی گئی ہے آبا کے لفظ میں بقاعدہ تغلیب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام تینوں بھی مراد ہو سکتے ہیں اور كذكركم اباءكم کے فقرہ میں انہی تینوں کا ذکر بلحاظ ان کی قربانی کے ہے۔ اور اشد ذكرا کے فقرہ میں اس بات کی طرف لطیف دلائی ہے کہ صرف زبانی ذکر کافی نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور ہاجرہ علیہا السلام نے اس طرح کی یہ قربانی کی بلکہ اشد ذكرا کی صورت میں قولی ذکر کے علاوہ عملی قربانی کا نمونہ بھی ان تینوں مقدسوں کا دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ قولی ذکر اتنا مؤثر نہیں ہوتا جس قدر کہ عملی قربانی کے نمونہ کے ساتھ مؤثر اور اثر پذیر ہوتا ہے

عملی قربانی کا نمونہ جو اشد ذكرا کے ارشاد پر عمل کرنے کے ساتھ دکھایا گیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے دکھایا۔ اور جو نمونہ عید الاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کے ذبح ہونے سے انہوں نے مشاہدہ کیا اس سے بڑھ کر نمونہ اپنی قربانی سے ہر جہاد کے موقعہ پر دکھایا اور قربانی کے جانور تو پھر بھی ذبح کرنے کے لئے مجبور کئے جاتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر بر ضا و رغبت ہر وقت جہاد کے کارزار کے لئے حاضر ہو جاتے اور شہید ہونے والے منهم من قضى نحبه کے مصداق بن جاتے اور زندہ رہنے والے منهم من ينتظر کے اور یہ نمونہ یقیناً قربانی کے جانوروں سے بہت بڑھ کر ہے۔ حضرت جابر کے باپ عبد اللہ جو جنگ احد میں شہید ہوئے جب خدا تعالیٰ نے جنت کے علاوہ قربانی

طور پر بلا حجاب انہیں اپنا دیدار بھی کرایا اور پھر فرمایا تمن علي اعطك کہ عبد اللہ بتا کوئی اور تمنا اور آرزو ہو تو وہ بھی پیش کر دیجئے میں وہ بھی دونگا تو آپ نے فرمایا کہ دنیا میں پھر جانا چاہتا ہوں تا پھر تیری راہ میں شہید ہو جاؤں کیونکہ شہید اور قربانی ہونے کے لئے آخرت میں کوئی توقع نہیں تب خدا نے فرمایا کہ جو شخص دنیا سے آخرت میں آجاتا ہے۔ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہ دنیا میں واپس لے جانا پاسس شدہ قانون کے خلاف ہے اسی طرح حدیث بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اپنے دل میں اس قدر احساس تمنا کے ساتھ جوش محبت کا جذبہ محسوس کرتا ہوں کہ بار بار دل یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں اور پھر زندہ ہو کر پھر دوبارہ زندہ ہو کر اسی طرح پر سہ بارہ زندہ ہو کر شہید ہونا چاہتا ہوں پس یہ ہے وہ حقیقت جو عید الاضحیٰ کی قربانی کے اندر مضمر اور پھر مزید طور پر پائی جاتی ہے

پس مبارک ہیں۔ وہ فدائی جو اس مقام محمود کے دور میں پھر صحابہ کی طرح عید الاضحیٰ کی قربانی کا حقیقی نمونہ پیش کرنے والے ہیں۔

رزقنا الله هذا السعادة

لازمی چندوں (حصہ آمد چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ) کی طرف فوری توجہ درکار ہے

صدر انجمن احمدیہ کے معمولی اخراجات لازمی چندوں سے پورے کئے جاتے ہیں۔ مگر آج کل ان کی وصولی بہت کم ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اخراجات میں دقت ہو رہی ہے۔ لہذا عہدیدران و دیگر احباب کو ان کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہیئے منصور ایدہ اللہ کی خدمت میں ہر روز ان چندوں کی رپورٹ پیش ہوتی ہے۔ اور حضور آمد کو دیکھ کر سخت حیرانی کا اظہار فرماتے ہیں کہ اس قدر کمی کیوں ہو رہی ہے۔ اس وقت عاشقانہ جذبہ کے ساتھ اپنے محبوب پیر یعنی اسلام پر ہر چیز نثار کرنے کا وقت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

بذل مال در رہش کے منفس نے گر دو

یہی حقیقت ہے کہ آج تک ایک بھی نظیر نہیں ملتی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حقیقی قربانی کی ہو اور وہ ذلیل ہوا ہو۔ اس لئے قربانی کرو اور خدا کے فضلوں کے وارث بنو

چند کتب کی ضرورت۔ سلسلہ کی ضروریات کیلئے ہندی و سنسکرت کتب کی ضرورت ہے جن دوستوں کے پاس ایسی کتابیں ہوں اور وہ دینا چاہیں۔ تو وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں مشکور ہوں گے۔ عبد الواحد۔ نائب ناظر کرشن سندیش معرفت الفضل لاہور

خالص سونے کے زیورات ہمارے یہاں سے خریدیں

لیڈیز اون جوائس انارکلی لاہور

نزد بمبئی کلاتھ ہاؤس پروپرائیٹر شمشیر علی

خوشخبری

ہمارے کارخانہ میں ڈرائی کلین کا اور ہر قسم کے کیڑوں کو رنگنے کا کام مناسب داموں پر اور نفیس ترین ہوتا ہے خدمات حاصل کر کے آزمائش کیجئے اطمینان کی گارنٹی دی جاتی ہے

ایم ایس برادرز۔ ڈائرز اینڈ ڈرائی کلینرز

بیڈن روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلعہ گلاب گڑھ کو آگ لگادی گئی

ریاست جموں میں فساد

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ ضلع سیالکوٹ کے سرحدی علاقے سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریاست جموں کے اندر کچھ فساد ہوا ہے اور بعض مقامی باشندوں نے ریاست جموں وکشمیر کے قلعہ گلاب گڑھ کو آگ لگادی۔ ان فسادات کے باعث جموں کے کثیر التعداد مسلمان سیالکوٹ آرہے ہیں۔

افغانستان نے پاکستان کے خلاف اپنا ووٹ واپس لینے کا اعلان کردیا

نیویارک ۲۱ اکتوبر۔ جمعیت اقوام متحدہ کے اجتماع عمومی (جنرل اسمبلی) میں آج افغانستان کی طرف سے اچانک یہ اعلان ہوا کہ جمعیت کے حلقہ رکنیت میں پاکستان کے داخلے کیخلاف افغانستان جو ووٹ دے چکا ہے اسے واپس لیا جاتا ہے۔

مسٹر جسٹس شہاب الدین کا تقرر

مدراس ۲۱ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مدراس کے کرٹ جج مسٹر جسٹس شہاب الدین کو مشرقی بنگال کی ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نومبر کے پہلے ہفتے میں مشرقی بنگال کو روانہ ہوجائیں گے اور اپنے عہدۂ جلیلہ کا چارج سنبھال لیں گے۔

زمینداروں کو اناج منڈیوں میں لانا چاہیئے

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ پناہ گزینوں کے لئے گندم اور چاول حاصل کرنے میں حکومت کو سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ زمینداروں کو یہ غلط فہمی ہے کہ منڈیوں میں اناج خریدنے کا کوئی انتظام نہیں اس لئے وہ منڈیوں میں اناج نہیں لا رہے۔ حالانکہ حکومت نے تمام منڈیوں میں کوآپریٹو کمیٹی شاپس کھول دی ہیں۔ تاکہ زمینداروں کو کنٹرول نرخ پر غلہ بیچنے میں آسانی ہو۔

حکومت نے غلہ کے تاجروں اور زمینداروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ حکومت سے مکمل تعاون کریں اور زائد اناج فوراً منڈیوں میں لائیں۔

غلط افواہوں کی تردید

حیدرآباد ۲۱ اکتوبر۔ حکومت حیدرآباد کے ایک ذمہ دار افسر نے ریاست حیدرآباد کی فوج

۹۱۳ ورطی اور یوپی سے مسلمانوں کو نکالا جارہا ہے

ہندوستان کی طرف سے طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ اکتوبر کو مسلمان پناہ گزینوں کی بارہ گاڑیاں دہلی سے تین گاڑیاں۔ سہارن پور سے تین گاڑیاں اور میرٹھ سے ایک گاڑی پاکستان کی طرف روانہ ہوئیں۔ ان گاڑیوں کی روانگی اس معاہدہ کے صریحاً خلاف ہے۔ جو ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے درمیان تبادلہ آبادی کے سلسلے میں طے ہوا تھا اس کے علاوہ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کی بیان کردہ اس پالیسی کے بھی خلاف ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو نکالنے کی کوشش نہیں کی جائے گی

ہندوستان کے دارالخلافہ دہلی میں مسلمان پناہ گزینوں کی حفاظت اور خوراک کے انتظامات سخت ناقص ہیں۔ وہ بالکل غیر محفوظ حالت میں ہجوکوں مر رہے ہیں۔

سوشلسٹ بنیادوں پر آئین مرتب کیا جائے

سندھ کو لیگ کونسل کی سفارش

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ سندھ مسلم لیگ کی کونسل نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں یہ سفارش کی ہے کہ پاکستان کا آئندہ آئین سوشلسٹ بنیادوں پر مرتب کیا جائے تمام پاکستان صوبوں کو داخلی امور میں مکمل آزادی دے دی جائے اور پاکستان یونین کی تمام یونٹوں کو ایگزیکٹو اور لیجسلیٹو میں مساوی نمائندگی دی جائے۔

کونسل نے قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کو حصول پاکستان پر مبارکباد دی ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ اب نفرت یہ اعتمادی اور تعصب کے جذبات دور ہوجائیں گے۔ اور ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں فساد انگیز ذہنیت کو کچلنے کے لئے سخت سے سخت قدم اٹھانے میں بھی دریغ نہیں کریں گے۔

مشرقی پنجاب کے ہولناک واقعات سے مشرقی افریقہ کے احمدیوں میں اضطراب

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے نام تار

سیارک احمد صاحب نے تب تارہ (مشرقی افریقہ) سے مندرجہ ذیل بحری تار الفضل اور دوسرے اخبارات کو بھیجا ہے۔

جو ہولناک واقعات ہندوستان میں بالعموم اور مشرقی پنجاب میں بالخصوص ہو رہے ہیں۔ ان کے کو الف مشرقی افریقہ کے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان خبروں نے یہاں ہر حلقہ کے مسلمانوں کو سخت مضطرب کر رکھا ہے اور وہ مسلم پناہ گزینوں کے لئے عطیاتی قوم جمع کرنے میں مصروف ہیں مشرقی افریقہ کے احمدیوں کو سخت صدمہ ہوا ہے اور انہوں نے احتجاج کا تار پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو بھیج دیا ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

نامہ نگار کینیا اور یوگنڈا کے افریقی احمدی یہ سن کر سخت مضطرب ہو رہے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ آپ کا سلوک اچھا نہیں۔ جو بی افریقہ کے ہندوستانیوں کے متعلق آپ کی ہر گز یہ ان محض دکھاوا تھیں کیونکہ آپ ہندوستان کے اندر مسلمانوں کی حفاظت سے قاصر رہے ہیں۔ ہمارے اقدس مرکز قادیان پر حملہ ہوا۔ مذہبی اکابر مارے گئے۔ مگر آپ کی حکومت ان کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کر سکی۔ آپ کے قول وفعل میں تفاوت ہے۔

آپ کے علاوہ طریق سے افریقی آبادی اور افریقی اخبارات پر ہندوستان کے خلاف الٹا اثر پڑ رہا ہے۔ افریقی اور ہندوستانی احمدی اس بات پر آمادہ ہو چکے ہیں۔ کہ اپنا کاروبار یہاں ترک کر دیں۔ اور قادیان کی حفاظت کے لئے ہندوستان روانہ ہوجائیں

ہے۔ اور کہا ہے کہ اس معاملے میں ترکومت مدت ہوئی فیصلہ کر چکی تھی کہ فوج کو بارہ ہزار تک

اکالی لیڈر شپ موجودہ مصائب کی ذمہ دار ہے

دہلی ۲۱ اکتوبر۔ سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ نے ایک بیان میں کہا۔ اکالی لیڈر شپ موجودہ مصائب کی ذمہ دار ہے۔ اگر سکھ مستقل طور پر باعزت زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں تو موجودہ اکالی لیڈروں کو قیادت سے محروم کر دینا چاہیئے۔ یہ لیڈر پے در پے غلط قدم اٹھا رہے ہیں۔

مکانات کی تقسیم کے متعلق ضروری اعلان

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک بیان میں کہا۔ بعض اوقات پناہ گزین مکان خالی چھوڑ جاتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو مکان دینے کا فیصلہ کیا جاتا ہے وہ ان پر قابض نہیں ہوتے۔ ایسے مکانات کا کرایہ اس تاریخ سے وصول کیا جائے گا جس میں وہ تقسیم کئے گئے تھے۔ خواہ ان پر قبضہ ہو یا وہ خالی ہوں جن مکانات پر قبضہ نہیں ہوگا۔ وہ بلا کسی اطلاع کے دوسرے لوگوں کے حوالے کر دیئے جائیں گے جن مکانات پر ایسے لوگ قابض ہوں گے جنہیں سرکاری طور پر قبضہ نہ ملا ہوگا۔ انہیں بے دخل کر کے وہ مکان دیگر اشخاص میں تقسیم کر دیئے جائینگے

دہلی میں ایک مسلمان ہیلتھ آفیسر کا قتل

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں اس اطلاع پر اظہار افسوس کیا کہ کہ دہلی کے ایک مسلمان ہیلتھ آفیسر کو ڈیوٹی پر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اب اس کی بیوہ اور بچے کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ آپ نے کہا ہے حالات کو دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے ایسے افعال انتہائی بزدلی کی علامت ہے مجھے امید ہے کہ حکام قاتلوں کو قرار واقعی سزا دیں گے دہلی کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا بظاہر شہر میں امن اور سکوت معلوم ہوتا ہے لیکن یہ سکون قبر کے سکوت کی طرح ہے حالت یہ ہے کہ کسی مسلمان کی تجہیز کے لئے بھی کافی مسلمان نہیں ملتے

ہم پڑھا دیا جائے آپ نے اس خبر کی بھی تردید کی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے حکومت حیدرآباد کو برین گنیں یا دیگر سامان بھیجا ہے آپ نے بتایا کہ فوج کی تعداد میں زیادتی محض داخلی فسادات کے انسداد کے پیش نظر کی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھ سات ہفتوں کے اندر اندر مغربی پنجاب سے غیر مسلموں اور مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو نکال لیا جائیگا

(مسٹر نیوگی)

اس وقت تک ۲۲۷۵۰۰۰ غیر مسلم ہندوستان میں اور ۲۵۵۰۰۰ مسلمان پناہ گزین پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں لیکن ابھی ۱۸ لاکھ غیر مسلم اور ۲۴ لاکھ مسلمان انخلہ باقی ہے

نئی دہلی ۱ اکتوبر۔ پناہ گزینوں کو ریلیف پہنچانے اور دوبارہ بسانے والے شعبے کے انچارج وزیر کے۔ سی نیوگی نے اخبار نویسوں کی کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ حکومت ہند کو توقع ہے کہ مغربی پنجاب و صوبہ سرحد سے غیر مسلموں اور مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو چھ سات ہفتوں کے اندر اندر نکال لیا جائے گا۔ محکمانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک ۲۲ لاکھ کچھ بہتر ہزار غیر مسلم مغربی پنجاب سے ہندوستان آ چکے ہیں۔ اور ۲۵ لاکھ پچاس ہزار مسلم پاکستان کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ ابھی ۱۸ لاکھ کے قریب غیر مسلموں کو جن میں سے ۵ لاکھ کیمپوں میں ہیں مغربی پنجاب سے ۲۴ لاکھ مسلمان پناہ گزینوں کو مشرقی پنجاب سے نکالنا باقی ہے۔ آپ نے کہا ان اعداد و شمار میں وہ لوگ شامل ہیں۔ جو قتل ہوئے۔ مصائب یا بیماریوں سے مر گئے یا جنہوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا۔ متعدد مقامات سے اطلاعیں آئی ہیں۔ کہ کثیر تعداد میں مذہب تبدیل کئے گئے ہیں۔ سندھ اور بلوچستان کے پناہ گزینوں کے صحیح اعداد و شمار کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی تاہم اندازہ یہ ہے کہ سندھ سے ۱ ہزار فی ہفتہ کی رفتار سے پناہ گزین نکالے جا رہے ہیں۔ دہلی سے پچاس ہزار کے قریب مسلمان پاکستان کو جا چکے ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں۔ کہ ان میں سے دہلی کے باشندے کتنے تھے۔

پانچ یہودی گرفتار کر لئے گئے

یروشلم ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہی فوج کے جوانوں نے پانچ یہودیوں کو گرفتار کیا ہے۔ یہ پانچوں یہودی ان کی خفیہ انجمن کے رکن ہیں اور فلسطین اور شام کی سرحد کو عبور کر کے شامی علاقے میں اسی غرض سے جا رہے تھے کہ عرب فوج کے حالات کا جائزہ لیں جب مجلس اتحاد عرب نے فلسطین کی سرحدوں پر فوجیں جمع کرنے کا فیصلہ کیا اس یہودی انجمن کی سرگرمیاں بہت زور و دل پر ہیں ان یہودیوں نے جھیل طبریاس سے بیس میل دور شمال کی جانب سے فلسطین کی سرحد کو عبور کیا تھا۔

حیدر آباد میں وفد جاتے جاتے رک گیا

نئی دہلی حکومت حیدر آباد کے متعلق جو مذاکرات کا سلسلہ شروع تھا۔ وہ سوسوار کی شام کو ختم ہوتے ہوتے پھر تازہ ہو گیا۔ حیدر آبادی وفد کل چلا جانے والا تھا۔ لیکن اس نئی صورت حالات کے پیش نظر اس نے ایک دن کے لئے اور ٹھہرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب مذاکرات دوبارہ شروع ہونگے عام قیاس یہ ہے کہ اب عارضی طور پر معاہدے پر گفت و شنید ہو گی۔

دہلی میں ایندھن کی سخت قلت

نئی دہلی ۱ اکتوبر۔ دہلی میں سافٹ کوک اور ایندھن کی سخت قلت ہے بیشتر سٹاکوں کا سٹاک بالکل ختم ہو چکا ہے۔ یہ کمی ریلوے لائنوں کے ٹوٹنے اور ویگنوں کے نہ مل سکنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے سول سپلائز کے ڈائریکٹر مسٹر رام نے بیان کیا کہ اس وقت صرف آٹھ ہزار من سافٹ کوک سٹاک میں موجود ہے۔ انیتھن کی حالت اس سے بھی خراب ہے۔ آپ نے کہا بنگال سے بیس ہزار من سافٹ کوک آ رہا ہے۔ ویگنوں کے ملنے پر اس کی قلت دور ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ کوئلہ کی کان میں حملہ ہونے کے بعد کچھ لکڑی کا خاص ذخیرہ خرید لیا گیا تھا۔ جو اب کارگر ہو گیا ہے۔ اور اس کی پانچ ویگنیں بہت جلد پہنچ جائیں گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔

ریاست حیدر آباد سے ہندوستانی افواج کے اخراج کا مطالبہ

حیدر آباد ۱۹ اکتوبر۔ ریاست حیدر آباد کی ڈائرکٹ ایکشن کمیٹی نے قاسموں گراہی اور یولادم میں ہندوستانی فوجوں کی موجودگی کی مذمت کی ہے۔ اور اس کے فوری اخراج کے لئے ریاست حیدر آباد کو توجہ دلائی ہے۔ بصورت دیگر کمیٹی مذکور اپنے مجوزہ پروگرام پر عمل کرنے کیلئے مجبور ہو گی

تعلیم الاسلام کالج قادیان اور لاہور کے دیگر کالجوں کے احمدی طلباء کیلئے

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے وہ طلباء جو اس وقت لاہور آئے ہوئے ہیں صبح ۱۰ اور ۱۲ کے درمیان جودھامل بلڈنگ لاہور میں مجھ سے ملاقات کریں۔ نیز لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے دوسرے احمدی طلباء بھی ان ہی اوقات میں اسی جگہ پر مجھے ملیں۔

خاکسار ولی محمد فیض الرحمن فیضی ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج

کشمیر میں جمہوری فوجوں کی کامیابات پیش قدمی

دشمن کے لاتعداد اسلحہ پر قبضہ کر لیا گیا

مظفر آباد ۲۰ اکتوبر۔ جمہوری افواج کے کمانڈر انچیف میجر جنرل اکبر نے اپنے ایک آرڈر آف دی ڈے میں جموں۔ میرپور اور پونچھ کے مسلمانوں کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ ڈوگرہ قوم کی نازیبا حرکات سے ہراساں نہ ہوں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ بچوں بوڑھوں اور عورتوں پر گولیاں برسائی جا رہی ہیں۔ خواتین کی زبردستی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ لیکن آزادی کے حصول کے لئے مصائب اور مشکلوں کی راہوں سے گزرنا ضروری ہے۔ آپ نے عذاروں کو بھی تنبیہ کی۔ کہ وہ اپنے افعال بد سے باز آ جائیں۔ ورنہ وقت آنے پر انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔ اس اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک جمہوری فوجوں کے مجاہدین ۲۱۵ دیہات۔ چار قلعوں۔ ۳۳۰ پولیس اور کسٹم کی چوکیوں ۸۱۱۳ رائفلوں اور پچاس برین گنوں اور ۵۱ ہزار کارتوسوں ۳۲ ہزار گولیوں ۸۷ ٹاک اور پٹرول کی لاریوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور اب مجاہدین کی وفاعی سرگرمیوں کا رخ جموں کی طرف ہے

پنڈت نہرو کی طرف سے وفادار لوگوں کے تحفظ کا یقین بھی مبنی بر حقیقت نہیں

مہاتما گاندھی کے نام ایک انگریز کا خط

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ آج مسٹر گاندھی کا خاموشی کا دن تھا۔ لہذا آپ نے مجلس میں جو خط مندرجہ ذیل پیغام بھیجا۔ کرنے والوں کو یہ پیغام بھیجا۔ کہ وہ انگریز جنہوں نے ہندوستان میں رہنے کو ترجیح دی تھی۔ آپ سب کا فرض ہے۔ کہ ان کی طرف خاص توجہ دی جائے اور انہیں ہر قسم کی توہین و ہتک سے محفوظ رکھا جائے۔ آپ نے کہا مجھے ایک انگریز کی طرف سے خط موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہم میں سے بہت زیادہ فساد زدہ علاقوں میں رہتے ہیں۔ ہم خالص انگریز ہیں۔ اور ہم نے مدت تک اس ملک کی بہبودی کے لئے جذبات انجام دی ہیں۔ اب یہ کوئی لکی چھپی بات نہیں کہ جو انگریز ہندوستان میں باقی رہ گئے ہیں۔ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں تمام وفادار شہریوں کے تحفظ کا یقین دلایا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ یونہی تھا۔ ہمارے لئے بلکہ ہم میں سے کسی کے لئے بھی کوئی ایسی حفاظت کا انتظام نہیں کیا گیا۔

Digitized by Siddiqui Library, Rabwah